(14) ایس پی — نظم — Class: IX

(1) الطاف حسین حالی — مسدس حالی

(1) سوال ← سرسید کی فرمائش پر حالی نے کون سی کتاب لکھی؟

جواب ← مسدس حالی

(2) سوال ← مسدس حالی کا دوسرا نام کیا تھا؟

جواب۔ مسدس حالی کا دوسرا نام۔ مدو جزر اسلام ہے۔

(3) سوال ← مسدس حالی کس کی تجویز پر تخلیق کیا گیا؟

جواب۔ مسدس حالی سرسید کی تجویز پر تخلیق کیا گیا۔

(4) سوال ← حالی کا پورا نام کیا ہے؟

جواب ← خواجہ الطاف حسین حالی۔

(5) سوال ← حالی کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب ← ان کی پیدائش 1837ء میں ضلع کرنال پانی پت میں ہوئی۔

مختصر گفتگو:۔

(1) سوال ← حالی کی کون سی تصنیف لوگوں کو زبانی یاد تھی؟

جواب ← سرسید کی فرمائش پر حالی نے مدو جزر اسلام لکھی یہ کتاب زیادہ مشہور ہوئی۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگوں نے زبانی یاد کر لی۔

(2)

2 سوال: حالی کی دو مشہور سوانح کتابوں کا نام بتائیے؟

جواب: (1) حیاتِ جاوید - سر سید احمد خان کی سوانح

(2) یادگارِ غالب - مرزا غالب کی سوانح

(3) سوال: حالی نے لائبریری کہاں قائم کی؟

جواب: حالی نے علم کی روشنی پھیلانے کے لئے اپنے وطن پانی پت میں لائبریری قائم کی۔

تفصیلی سوالات:

(1) سوال: حالی نے مسدس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کیا ہے تفصیل سے اس پر روشنی ڈالیے؟

جواب: حالی نے اسلامی تاریخ اور مسلمانوں کے عروج - زوال کی داستان نظم کی شکل میں پیش کیا۔ اس کتاب کا نام مدوجزر اسلام رکھا۔ اسلامی تاریخ میں چار - پانچ صدیاں عروج کی تاریخ بعد میں زوال کے آثار ظاہر ہونے لگے دینی حالت کی فکر کسی کو نہ رہی جب مسلمانوں میں آرام عیش پسندی آنے لگی تو دولت ختم ہونے لگی بادشاہ کمزور ہو گئے۔ مذہب کے احکام بھول گئے۔ تو زوال شروع ہو گیا

سوال ② حالی کی حیات، خدمات پر اپنے خیالات قلم بند کیجیے۔

جواب: حالی کی پیدائش 1837ء میں پانی پت میں ہوئی۔ نو سال کی عمر میں والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور ان کے بڑے بھائی خواجہ امداد حسین نے پرورش کی۔ پانی پت کے مشہور حافظ ممتاز حسین کی نگرانی میں حفظ کیا۔ فارسی سید جعفر علی سے اور عربی صرف نحو۔ ابراہیم حسین سے حاصل کی۔ 17 سترہ سال کی عمر میں 1854ء میں شادی ہوئی۔ ماموں کی بیٹی اسلام النساء سے۔

معاشی حالات خراب تھے۔ دہلی چلے گئے غالب سے ملاقات ہوئی اپنی غزلیں غالب کو دکھاتے تھے۔ غالب نے ان کی حوصلہ افزائی کی اس وقت ان کا تخلص خستہ تھا۔ معاش کی تلاش میں معمولی تنخواہ پر ~~ڈپٹی~~ ڈپٹی کمشنر۔ پنجاب گورنمنٹ میں ملازمت اختیار کی۔ دہلی کے بنگلوں عربک اسکول میں مدرس کا کام انجام دیا۔ پانی پت واپسی کے دوران سرسید کی فرمائش پر مدوجزر اسلام لکھی۔ حالی اپنے دور کے تنقید نگار تھے۔ ان کی کتاب مقدمہ شعر و شاعری

مسدس حالی۔ مدوجزر اسلام

مرزا غالب کی حیات پر روشنی ڈالی

29 [illegible]

पेज 121

سٹ-

① ② پرچھائیاں: ساحر لدھیانوی

① سوال: شاعر نے اپنی نظم کا عنوان پرچھائیاں کیوں رکھا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر نے اپنی ماضی کی داستان بیان پیش کیا ہے
اپنی ماضی کی یادوں کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔
ماضی کی یادوں کو تازہ کرنے کے لیے
نظم کی شکل میں یادوں کو دہرایا ہے۔ پرچھائیاں کے عنوان سے
اپنی خیالات کو پیش کیا ہے +

② سوال: نظم پرچھائیاں میں کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے؟

جواب: شاعر نے ماضی کی تلخ یادوں کو تازہ کرنے کی کوشش کی ہے
دنیاوی زندگی میں بہت سے اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں
محبت، سماجی ذمہ داریاں۔ زندگی کے بڑھتے ہوئے
مسائل سیاسی حالات آنے والی تبدیلیاں شامل ہیں۔

③ سوال: تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں۔

جواب: جب انسان درد کی تلخ یادوں کو تازہ کرتا ہے
تو ماضی کے زخم تازہ ہو جاتا ہے۔
تو تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

②

ساحر

④ سوال: کے آنچل رہا رہا ہے!

جواب: شاعر نے اپنے پہلے بند میں اپنے ماضی یعنی جوانی کے گزرے عہد کے وقت کو بیان کیا ہے۔ جوانی کی راتوں کو سینے پر جو ڈھلکا آنچل تھا وہ آج مجھے خواب کی طرح میرے دل میں مچل رہا تھا میں تھوڑی دیر کے لیے میں اپنا غم بھول جاؤں!

مختصر گفتگو:

① سوال: ساحر کا اصل نام کیا ہے؟

جواب: اصل نام چودھری عبدالحئی تھا ✓

(II) جواب: 8 مارچ 1921ء

(III) ماضی کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں

(IV) تلخیاں۔ پرچھائیاں

(V) ادب لطیف

(VI) 25 اکتوبر 1980ء

③ — تفصیلی گفتگو ساحر

① سوال: نظم "چھپا نہاں" کا مرکزی خیال لکھیے؟

جواب: جوانی میں دنیا کی ہر شے خوبصورت نظر آتی ہے

انسان حسین خوابوں کی دنیا میں کھو جاتا ہے

ان خوابوں کو شاعر تصورات سے پیش کیا ہے

طویل مدت کے بعد دو دل محبت کرنے والے ملتے ہیں

اپنی خاموشی میں زبانِ حال بیان کرتے ہیں۔

اپنی جوانی کی خواہشوں کو دوہراتے ہیں۔

جوانی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں

~~سیاسی~~ سیاست کی موجودگی میں دو محبت کو

لوگ نفرت میں پڑ جاتے ہیں

غربت کی وجہ سے کنواریاں لڑکیاں

سرمایہ دار کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں

گزشتہ جنگوں میں کو ویران ہو گئے

انہیں آباد کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(4)

2 سوال: نظم کی تعریف - اس کی مثال

جواب: نظم کے معنی - انتظام کے ہیں

اس کی قسمیں - (i) آزاد مصرع

(ii) پابند نظم

(iii) آزاد نظم (iv) نثری نظم

(3) سوال: نظم کے آخری بند میں شاعر نے کیا کہا ہے وضاحت کیجیے

جواب: ملک کی سیاسی جنگوں پر روشنی ڈالی گئی ہے

لڑائیوں میں بے شمار گھر جل گئے۔ ویران ہو گئے۔

لوگ گھر سے بے گھر ہو گئے۔ تنہائی ہی ان کی زندگی رہ گئی

انسانی زندگی کا آخری سرمایہ ہے جس پہ بھی جل جائے

اسی یادوں کو چھپا ئیں ان کے متعلق میں یادوں

کا سرمایہ بھی ختم ہو جائے

(4) جملے بنائیں ۔

تصورات ۔ ہمارے ذہن میں تصورات کی پرچھائیاں ہوتی ہیں

پرچھائیاں ۔ سایوں کو پرچھائیاں کہتے ہیں ۔

فضا ۔ فضا میں سیاست کی سرگرمی ہے

اداسی ۔ تمہارے ذہن میں اداسی ہے

تمنا ۔ ہر دل میں ایک تمنا ہوتی ہے

تجارت ۔ تجارت سنت ہے

خط ۔ اب خط کا آمد و رفت ختم ہو گیا ہے

واحد	جمع	واحد	جمع
قوم	اقوام	فرد	افراد
فوج	افواج	فقیر	فقراء
قسم	اقسام	رائے	آرائے
تاجر	تجار	مسکین	مساکین

खत्म हुआ

[illegible]

(۶) یہ ہے میرا ہندوستان : زبیر رضوی

آپ بتایئے !

زبیر رضوی کی پیدائش :

جواب : (۱) امروہہ (۱۱) 1936 (۱۱۱) زبیر رضوی
(۱۷) دہلی (۷) اپنے وطن ہندوستان کو

مختصر گفتگو :

(۱) سوال : زبیر رضوی کس ملازمت سے وابستہ رہے ؟
جواب : آل انڈیا ریڈیو

(2) سوال : زبیر رضوی کا پورا نام بتایئے ؟
جواب : سید زبیر رضوی

(3) سوال : زبیر رضوی کے تین شعری مجموعوں کا نام بتایئے ؟
جواب : (۱) خشت دیوار (۱۱) پرانی بات (۱۱۱) مسافت شب

(4) سوال : زبیر رضوی کی پہلی تحریر کس رسالے میں شائع ہوئی ؟
جواب : ماہِ نو کراچی میں

Scanned with CamScanner

زبیر رضوی

2 — تفصیلی گفتگو

① سوال۔ زبیر رضوی کے بارے میں دس سطریں لکھیے۔

جواب ← زبیر رضوی جدید نظم کے شاعر ہیں۔ ایک کامیاب شاعر کے ساتھ

ایک ماہر نثر نگار بھی ہیں۔

تنقید کے موضوع پر دو کتابیں لکھی۔

① فنونِ لطیفہ (۱۱) فنونِ ادب کے عنوانات ہیں۔

جدید نظم کے زلف کو زبیر رضوی نے سنوارے۔

زبیر رضوی اپنی زندگی کا آغاز آل انڈیا ریڈیو کی ملازمت میں کیا۔

② سوال ← زبیر رضوی نے اپنی نظم ایک شہر ایک داستان میں کن کن شہروں کا

نام لیا ہے؟ کسی ایک شہر کے بارے میں پانچ جملے لکھیے؟

جواب ← جیسے ممبئی۔ دہلی۔ بنارس۔ شملہ۔ زینی تاث۔ ایودھیا وغیرہ

~~جواب~~ ان تمام شہروں دہلی شہر نہایت اہم تاریخی شہر ہے

دہلی کی تاریخ تین ہزار سال سے زیادہ قدیم ہے

ہر دور میں دہلی سلطنت کا مرکز رہا ہے۔ دہلی کی سیاسی کے لیے

جنگیں ہوئیں سب کا مقصد تھا دہلی کے تخت کو حاصل کرنا

Scanned with CamScanner

(3)

رہبر رشدی

③ سوال شاعر کے خیال میں اس کا وطن کیسا اور کہاں ہے؟

جواب شاعر کا خیال اپنے وطن ہندوستان ہے × شاعر اپنے ہندوستان سے بے حد محبت کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان کے حسین نظاروں کو اپنے نظم میں بیان کیا ہے۔ یہاں گنگا۔ جمنا کی لہریں گاتی رہتی ہیں۔ یہاں تاج محل۔ ایلورا کے منادر۔ اونچے۔ اونچے پہاڑ لہلہاتی کھیتی۔ ہر خطے دل کو لبھاتی ہیں

4 سوال واحد سے جمع

جواب مشعر - اشعار

تصویر - تصاویر

مندر - منادر

مسجد - مساجد

قوم - اقوام

(4)

مہیز رضوی

(5) سوال جملوں میں استعمال کیجیے اور جنس بتائیے۔

جواب ← E تصویر - مونث - تصویر بنی ہے۔

P مندر - مذکر مندر بنا ہے۔

E مسجد - مونث مسجد بنی ہے۔

P قرآن - مذکر قرآن پڑھا۔

E کھیتی - مونث کھیتی شروع ہوئی

Class- IX

mob- 8651570373

IX آج کا اسٹوڈنٹ : دلاور فگار

Page : 134
Date : / /

آپ بتائیے :-

① سوال - دلاور فگار کہاں پیدا ہوئے ؟ جواب - بدایوں

2 سوال دلاور فگار نے کس سن میں میٹرک پاس کیا ؟ جواب 1942 ء

③ سوال دلاور فگار کے والد کا نام کیا تھا ؟ جواب مشاکر حسین

④ سوال آج کا اسٹوڈنٹ پڑھ کر بقول شاعر کیا سمجھتا ہے ؟ جواب - امریکہ کا ... (?)

⑤ لفظوں کو صحیح معنی سے ملائیے :-

جواب ① ذلت - رسوائی ⑪ خصلت - فطرت

⑪ نور - روشنی ⑫ ناظم - معلومات ⑤ ارتھمیٹک - حساب

مختصر گفتگو :-

① سوال - دلاور فگار کے دو مجموعوں کا نام لکھیے

جواب - شامت اعمال - مطلع عرض

② سوال - دلاور فگار کا شعری مجموعہ حادثے کب شائع ہوا ؟

جواب 1954 ء

③ سوال - دلاور فگار کا انتقال کس سن میں ہوا ؟

جواب - 1998 ء

④ سوال - اکبر الہ آبادی کو سر سید کی مخبط سمجھتا ہوں -

⑤ جمع بتائیے - وظیفہ - وظائف = جوہر - جواہرات = عمل - اعمال

مخالف - مخالف = قوم - اقوام = عادت - عادات

تفصیلی گفتگو ۔ دلاور فگار

① سوال ۔ نظم کا مرکزی خیال پیدا کیجئے۔

جواب ۔ یہ ایک مزاحیہ نظم ہے۔ آج کے طالب علم کو نہ والدین کی عزت کی فکر ہوتی ہے۔ نہ ہی خود اپنے مستقبل کی فکر یہاں تک کہ اپنے امتحان میں فیل ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ جہالت کا یہ عالم ہے کہ اپنے اساتذہ کی عزت و احترام نہیں جانتے۔ فلمی ہیروئن پر اپنی جان قربان کرتے ہیں۔ اسکول کو تفریح گاہ جانتے ہیں۔

② سوال جواب کتاب سے نقل کرو۔ صفحہ 130 →

③ سوال ۔ آج کا اسٹوڈنٹ کالج جانا کیوں سمجھتے ہیں؟

جواب ۔ آج کے دور کے طالب علم کالج کو تفریح گاہ جانتے ہیں۔ مذہب کے احکام معلوم نہیں۔ آرام وعشرت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ماں۔ باپ کی احترام نہیں جانتے۔ اپنے مستقبل کا خیال نہیں۔ امتحان میں فیل ہونا فخر کی بات جانتے۔ اپنے اساتذہ کی احترام نہیں جانتے۔ فلمی ہیروئن پر اپنی جان قربان کرتے ہیں۔

④ درج ذیل الفاظ کی ضد لکھئے۔

جواب ۔ دوستی ۔ دشمنی ۔ سچ ۔ جھوٹ ۔ خیر ۔ شر ۔ فیل ۔ پاس

مشکل ۔ آسان ۔ نیکی ۔ بدی ۔ سکون ۔ بے چینی

۲۰۲۱ مارچ ۳۱

136

نغمۂ آزادی — سبرامنیم بھارتی

Page: 139 Date:

جواب

آپ بتائیں:

① سوال ۔ سبرامنیم بھارتی کی پیدائش کب ہوئی؟ ۔ 11 دسمبر 1882

② سوال ۔ سبرامنیم بھارتی کی بیوی کا نام کیا تھا؟ ۔ چلمال

③ سوال ۔ سبرامنیم بھارتی کا تعلق ہندوستان کے ہے ۔ تامل ناڈو

④ سوال ۔ سبرامنیم بھارتی کا لقب کس نے دیا؟ ۔ ایٹا پورم کے راجہ نے

⑤ سوال ۔ زیر نصاب نظم کے اردو مترجم کا نام بتائیے؟ ۔ حسرت سہروردی

مختصر گفتگو:

① سوال ۔ سبرامنیم بھارتی کا خاندانی پس منظر مختصر بیان کیجیے؟

جواب ۔ سبرامنیم بھارتی کا خاندان نہایت معمولی تھا۔ وہ تامل ناڈو کے تیرونالویلی ضلع کے ایٹا پورم کے رہنے والے تھے۔ ان کی پیدائش 11 دسمبر 1882ء میں ہوئی۔ ان کے والد چنا سوامی ایک معمولی عہدے پر فائز تھے۔ چنا زمیندار مہاراجہ کے لقب سے پکارے جاتے۔ اپنے والدین کی پہلی اولاد تھے۔ پانچ سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اپنے نانا کی صحبت میں رہتے تھے۔ مشہور شاعری سے دل چسپی تھی۔ اس لیے ان کو زمیندار بھارتی کے لقب سے پکارتے تھے۔

② سوال ۔ تامل زبان کی شاعری پانچ جملے میں لکھیے؟

جواب ۔ تامل زبان کی شاعری قدیم ہے۔ روایتی ہونے کی وجہ سے وسعت پائی جاتی ہے۔ اس میں ہر طرح کی گنجائش موجود ہے۔ ملک کی عظمت پر بہت سی نظمیں لکھی گئیں۔ وہ اپنے ملک کی مستقبل کی آرزو کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(۲) سبرامنیم بھارتی :-

③ سوال :- ایک شاعر کی حیثیت سے سبرامنیم کی شاعری کا انقلابی پہلو بیان کیجیے؟

جواب :- سبرامنیم تامل زبان و ادب کے ایک انقلابی شاعر تھے۔ بھارتی اپنی شاعری کی بنیاد سیاسی عوام پر رکھی ہے۔ جس وقت ملک انگریزوں کا غلام تھا۔ آزادی کی تحریک زور پر تھی۔ ہندوستان کا بچہ بچہ متاثر تھا۔ ایک انقلابی ہونے کی وجہ سے بھارتی کو ہندوستان کے سیاسی حالات کو اجاگر کیا اپنے وطن کے جذبات کو بھر پور تعاون کیا ہے۔

تفصیلی گفتگو :-

① سوال :- سبرامنیم بھارتی کی شخصیت سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے؟

جواب :- ہندوستان کی تاریخ آزادی ہر عوام پر اس کی بہر موجود تھی۔ علاقائی زبان کے شاعروں نے اپنے وطن کی خاطر ہر لوگوں میں جذبہ بھر دیا۔ بھارتی کا خاندان کوئی سیاسی نہیں تھا مگر والد کے زمیندار کے یہاں معمولی ملازمت تھی۔ اس انقلابی شاعر کی پیدائش 1882 میں ہوا تھا۔ پندرہ سال کی عمر میں شادی چلمال سے ہوئی۔ ان کا کلام سے متاثر ہوکر زمیندار نے بھارتی کا لقب سے نوازا۔ یہ ایک انقلابی شاعر تھے۔

~~سوال :- ایک شاعر کی~~ 4

Scanned with CamScanner

سبرامنیم بھارتی

Page :
Date : / /

② سوال: نظم نظم آزادی کا مرکزی خیال پیش کیجیے؟

جواب: نظم نظم آزادی تامل زبان کے مشہور انقلابی شاعر سبرامنیم بھارتی کی پیداوار ہے۔ جس کا اردو ترجمہ حسرت سہروردی نے کیا ہے۔ بھارتی آزادی کے گیت گاتے ہوئے اپنے وطن پرست لوگوں کو جذبہ سے متاثر کیا۔ جب آزادی پروان چڑھ رہی ہوئی تھی۔ ملک سے چھوا چھوت + ذات پات جیسی لعنت کے خاتمہ کا اظہار کیا۔ غلامی سے آزادی کی طرف خوشی کا اظہار کیا۔

قصیدہ شیخ ابراہیم ذوق
ص 144

① سوال: ذوق کا پورا نام کیا ہے؟

جواب: شیخ محمد ابراہیم ذوق تھا۔

(II) ذوق کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب: 23 اگست 1790ء

(III) سوال: ذوق کس بادشاہ کے استاد تھے؟

جواب: مغلیہ بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے استاد تھے۔

(IV) سوال: کس شاعر سے ذوق نے اصلاح لی؟

جواب: شاہ نصیر الدین سے اصلاح لی۔

Scanned with CamScanner

② ابراہیم ذوق

مختصر سوالات

① سوال: ذوق کے حالات مختصراً بیان کیجیے؟

جواب: اردو کے قصیدہ گو شعرا میں ذوق نام بلند بالا مقام ہے قصیدہ نگاری کے ذریعے مشہور ہے میں ذوق کا نام اوّل فہرست میں ہے۔ ان کی پیدائش 1790ء دہلی کے ایک محلہ بلی ماراں میں ہوئی۔ اپنی ابتدائی تعلیم حافظ غلام رسول سے لی۔ غلام رسول کی اثر سے شعر و شاعری کا ذوق پیدا ہوا۔ ذوق غزلیں لکھنے لگے۔ شاہ نصیر الدین سے اصلاح لی۔ ان کا نام دہلی کے کونے کونے میں گونجنے لگے۔ یہاں تک کہ دربار میں رسائی ہوئی اور بہادر شاہ کے استاد قرار پائے دربار سے خاقانی ہند کے خطاب سے نوازہ گیا۔

1854ء وفات پائی

② سوال: فن قصیدہ کے اجزائے ترکیبی بیان کیجیے؟

جواب: قصیدہ کے پانچ ارکان ہیں

(I) تشبیب (II) گریز (III) مدح یا ہجو (IV) حسن طلب (V) دعائیہ کلام

سوال: ذوق کی قصیدہ نگاری پر پانچ جملے لکھیے؟

جواب: قصیدہ نگاری میں اگر ذوق کا نام نہ لیا جائے تو قصیدہ نامکمل رہ جائے۔

انہوں نے قصیدہ نگاری کی بکھرے ہوئے زلف کو سنوارا۔

جس طرح اردو غزل میں جو مقام غالب کو حاصل ہے

وہ مقام قصیدہ میں شیخ محمد ابراہیم ذوق کا

ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ۴

تفصیلی گفتگو !

سوال: قصیدہ کے آغاز و ارتقا پر روشنی ڈالتے ہوئے مضمون لکھیے ۲

جواب: قصیدہ اس صنف شاعری کو کہتے ہیں۔ جس میں کسی کی

مدح یا پھر اس کی تعریف میں اشعار لکھا جائے

قصیدہ میں تعداد مقرر نہیں۔ اس قافیہ اور ردیف کی پابندی ہوتی ہے

پہلے عشق و محبت پر اشعار لکھے جاتے ہیں

~~ارتقا~~ ارتقا پر روشنی

قصیدہ دکن کے شاعر نصرتی نے علی نامہ لکھ کر پہلی بار قصیدہ گوئی کا کامیاب تجربہ کیا۔ z

P.T.O

ابراہیم ذوق

سوال 1

اٹھارہویں صدی میں مرزا محمد رفیع سودا۔ قصیدہ گوئی میں کمال حاصل کیا۔
انیسویں صدی میں شیخ محمد ابراہیم ذوق نے مرزا سودا کے بعد قصیدہ گوئی میں مہارت حاصل کیا۔ پھر اسی زمانے میں مرزا غالب، مومن وغیرہ نے قصیدہ گوئی میں کمال حاصل کیا۔

سوال 2: ذوق کی قصیدہ گوئی کا جائزہ لیجیے؟

جواب: اردو شاعری میں قصیدہ گوئی کا روایت بہت ہی قدیم ہے۔ دکن کے نصرتی۔ مرزا محمد رفیع سودا۔ کی بہترین روایت موجود کا لیکن جن شاعر نے اردو قصیدہ گوئی کو عروج تک پہنچا دیا۔ وہ شیخ ابراہیم ذوق ہیں

سوال 3: قصیدہ گوئی کا مفہوم بیان کیجیے؟

جواب: ذوق بہادر شاہ ظفر کے درباری شاعر تھے۔ دربار میں خاقانی ہند کا خطاب سے نوازے
بہادر شاہ
یہ قصیدہ ظفر کی شان میں لکھی گئی ہے۔ اس میں ان کی شاندار مستقبل کی تمنا کا اظہار کیا گیا ہے۔ شاعر نے بہادر شاہ کی بہادری، شجاعت، عداوت اور سیاسی عظمت و خاندانی وجاہت کا ذکر کیا ہے
شاعر نے ظفر کی اقبال مندی کی دعائیں کی ہیں اور دشمنوں کی مذمت کی گئی ہے

ختم شدہ

اگست کا

بیان شہادت حضرت سلامت علی دبیر

— مرثیہ نگار

Page: 150
Date: / /

(1) سوال۔ دبیر کی جائے پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: 1803 دہلی میں ۔

جواب (ii) مرزا غلام حسین تھا

جواب (iii) دبیر اردو مرثیہ گوئی کے لئے مشہور ہیں ۔

جواب (iv) دبیر مشہور شاعر میر ببر علی انیس کے ہم عصر رہے ہیں ۔

جواب (v) دبیر کی وفات 6 مارچ 1875 میں ہوئی ۔

— مختصر گفتگو

(1) سوال۔ فن مرثیہ کا مختصر تعارف پیش کیجیے؟

جواب: لفظ مرثیہ عربی کے لفظ رثا سے بنا ہے۔ جس کے معنی غم کا اظہار کرنا۔ اور ماتم کرنا۔ رونا عام ہے۔ عام طور سے وہ نظم جس میں کسی مرنے والے کا ذکر کرکے اظہار غم کیا جائے۔ اگر کسی خاص شخص کے بارے میں مرثیہ لکھا جائے تو اسے شخصی مرثیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے۔ غالب۔ اقبال وغیرہ۔ خصوصاً شہادت امام حسین کا تذکرہ مرثیہ میں کیا جاتا ہے۔

(2) سوال۔ دبیر کے دہلی سے لکھنؤ آنے کا مختصر احوال بیان کیجیے؟

جواب: جب دہلی پر زوال کے آثار نمایاں ہونے لگے تو وہ دہلی سے لکھنؤ کا رخ کیا۔ جب دبیر کی عمر سات سال کی تھی تو مرزا غلام حسین نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ لکھنؤ آگئے۔ جب دبیر کو شعر و شاعری کا چسکا لگا تو بہت جلد مرثیہ گوئی میں وہ مقام حاصل کیا۔

③ سوال ۔ حُر کے بارے میں پانچ جملے لکھیے؟

جواب ۔ حُر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آزاد کے ہیں۔
کربلا کے میدان میں ایک نیک انسان گزرا ہے۔ یزید کی فوج میں شریک تھا۔
مگر حسینؑ کی آواز پر حسینؑ سے جا ملا۔ اور حسینؑ کی خاطر بیعت کو تسلیم نہیں
اور یزیدی فوج سے لڑتے ہوئے شہید ہوا۔

④ سوال ۔ نصاب مرثیے میں تشنہ دہن سے کیا مراد ہے؟ مختصر بیان کیجیے؟

جواب ۔ مرثیے میں تشنہ دہن سے مراد حضرت امام حسینؑ ہیں۔

تفصیلی گفتگو:۔

① سوال ۔ فنِ مرثیہ کی ابتدا و ارتقا پر روشنی ڈالیے؟

جواب ۔ مرثیہ گوئی کی روایت بہت قدیم ہے۔ دکن میں سولہویں صدی کے آغاز سے
مرثیے کی روایت ملتی ہے۔ سید شاہ اشرف بیابانی کی نوسرہار
1503ء میں اردو کا پہلا مرثیہ کہا جاتا ہے۔ شاہ میراں جی کی وفات پر
برہان الدین جانم نے ایک مرثیہ لکھا۔ محمد قلی قطب شاہ، ملا وجہی
غواصی نے مرثیہ لکھا۔ اور دہلی کی سرزمین پر۔ میر حسن میر
ضمیر۔ دلگیر۔ خلیق۔ انیس و دبیر نے
وہ مقام حاصل کیا۔

IX class

دبیر مرثیہ گو - تفصیلی گفتگو

سوال: مرزا سلامت علی دبیر کی مرثیہ نگاری پر روشنی ڈالیے

جواب: اردو مرثیہ نگاری کی تاریخ بہت قدیم ہے۔
مرزا اشرف، بابا فغانی سے لے کر مرزا محمد رفیع سودا
تک مرثیہ گوئی کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔
مرثیہ نگاری کو شرف، شہرت اور ترقی کی بلندی پر
پہنچا دیا۔ میر انیس و دبیر نے
دبیر ابتدا میں میر ضمیر سے اصلاح لی
بہت جلد استادی کا مقام حاصل کیا۔ 15 سال کی
عمر میں جلسے کے منبر پر آنے لگے۔ آج بھی دبیر
کی مرثیہ نگاری مشہور ہے۔ مرثیہ میں دبیر کا
جواب نہیں۔ آج زیادہ تر عورتیں انیس کا کلام
پسند کرتی ہیں۔ آخر میں علاج کی غرض سے دبیر
طویل سفر کر کے کلکتہ اور عظیم آباد بھی
تشریف لائے

دبیر

③ سوال ← دبیر صاحب مرثیے کا مرکزی خیال پیش کیجیے؟

جواب ← دبیر صاحب مرثیہ بیان شہادت حضرت حر
دبیر کے شاعرانہ فضائی کمال اعلیٰ نمونہ ہے

اس میں میدان کربلا کے واقعات سے متعلق ہے

حضرت حر یزید کی فوج میں شامل تھا اور امام حسین
سے مقابلہ کرتے رہا تھا۔

مگر امام حسین کی محبت سے متاثر ہو کر
امام حسین کی جماعت میں شامل ہوا

اور لڑائی شریک ہو کر یزیدیوں سے مقابلہ
کرتے ہوئے جامِ شہادت پایا۔

ختم ہوا

آگے شاد عظیم آبادی

مرثیہ حضرت عباس علمدار: شاد عظیم آبادی
علم بردار

(1)

آپ بتائیں :-

(1) سوال :- شاد عظیم آبادی کا اصل نام کیا تھا ؟

جواب :- سید علی محمد شاد عظیم آبادی

جواب (II) الفت حسین فریاد

جواب (III) اپنے ننہیال محلہ پورب دروازہ پٹنہ

جواب (IV) جنوری 1846ء

جواب (V) شاد کا ددیہال محلہ حاجی گنج میں تھا۔

جواب (VI) سید عباس مرزا تھا۔

مختصر گفتگو :-

(1) سوال :- اس مرثیہ میں کہاں کا منظر پیش کیا گیا ہے ؟

جواب :- اس مرثیہ میں میدان کربلا کا منظر پیش کیا گیا ہے۔
ایک طرف یزیدی افواج جو کثیر تعداد میں تھی
دوسرے طرف امام حسین کی قیادت میں جو 92
مشتمل تھیں۔ حق پرست خدا کے نام پر شہید ہو چکے تھے
اسی دوران حضرت عباس ناموس اسلام کے خاطر جان
قربان کر رہے تھے۔ جو امام حسین کے بھائی تھے
اور حسینی فوج کے علم بردار بھی +

P.T.O.

وہ اپنے اہل و عیال سے رخصت ہوتے ہیں اور اپنے بچوں اور بیوی کو سمجھاتے ہیں۔ اسی وقت کا منظر کشی اس مرثیہ میں کی گئی ہے۔

② سوال: مرثیہ کے اجزائے ترکیبی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے؟

جواب: مرثیہ کے اجزائے ترکیبی درج ذیل ہیں۔

(I) چہرہ (II) سراپا (III) رخصت (IV) آمد (V) رجز (VI) رزم (VII) شہادت (VIII) بین

③ سوال: زیر نصاب مرثیہ کا مرکزی خیال پیش کیجئے؟
مرثیہ کے پہلے بند کا مفہوم ہے

جواب: حضرت عباس جنگ کی تیاری کر کے اپنے خیمے سے باہر آتے ہیں۔ اپنے اہل و عیال اور اہل بیت سے رخصت ہوتے ان کی بیوی اپنے بچے کو گود میں لئے کھڑی تھیں ایک بچہ گود میں دوسرا دامن سے لگا کھڑا تھا ان کی بیوی مایوس کھڑی تھیں۔ بچے اپنے والد کو دیکھ رہے تھے اور اپنی ماں سے طلب کر رہے تھے ابا جان کہاں جا رہے ہیں۔ ان کے آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ حضرت عباس عالم دار آخری ملاقات کر کے رخصت ہوتے ہیں اور میدان جنگ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے

حضرت عباس علم بردار

تفصیلی گفتگو:

① سوال۔ شاد کی شاعری پر ایک مضمون قلمبند کریں؟

جواب:- شاد عظیم آبادی شعرائے کرام میں صفِ اوّل حیثیت کے مالک تھے۔
ان کی شاعری نہایت فصیح و بالا تھا۔ شعر و شاعری میں مہارت
حاصل تھی۔ وہ ایک الگ مقام حاصل کیا۔ جس وجہ سے اردو کے
جدید غزل گوئی شعراء کو صفِ اوّل میں شمار کیے جاتے ہیں۔
کلیم الدین احمد جیسے ناقد نے اردو شاعری کی محفل۔ میر تقی میر،
غالب کے صف میں رکھنے کو کہا تھا۔
ان کی شاعری میں پاک بازی۔ حُسن و عشق کے ساتھ
اخلاق، فلسفہ۔ اور تصوف کے خیالات موجود تھے۔
غزلوں کے علاوہ مثنوی مرثیہ۔ قطعات،
رباعیات۔ نظمیں۔ بھی لکھی۔
ان کی تصانیف:-
حیاتِ فریاد۔ رباعیاتِ شاد
میخانہ الہام۔ نغمہ الہام۔ شورشِ ہستی
مثنوی مادرِ وطن وغیرہ قابلِ قدر ہے۔
وفات 1927ء

P.T.O

مرثیہ ا۔ حضرت عباس علم بردار، شاد

Date ______
Page ______

سوال ۲ شاد کی مرثیہ نگاری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے؟

جواب: حضرت عباس علم بردار اپنے بھائی حضرت امام حسینؑ سے میدانِ جنگ میں جانے کے لیے اہلِ بیت سے رخصت ہو رہے ہیں۔ یہ منظر اس طرح تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ قریب میں کھڑی تھیں، بچّوں کو گود میں لیے ہوئے۔ ان کی اہلیہ سسکیوں، مایوسی کے ساتھ رو رہی تھی۔ اور مایوسی کے عالم میں بچّے رو رو کر باپ سے پوچھ رہے تھے کہ ابّا جان آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ماں بچوں کا منہ چوم کر جواب دیتی ہے مشک لے کر پانی لانے جا رہے ہیں۔ میدانِ جنگ میں مرنے جا رہے ہیں۔

اے میرے بچّو اپنے کپڑے پھاڑ لو اب تمہارے باپ کا سایہ تمہارے اٹھنے والا ہے تم یتیم ہونے والے ہو۔ ہماری قسمت میں یہی لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت کی کانوں میں آواز آتی ہے تو کہتے ہیں اللہ نے ہمیں اہلِ بیت میں شامل کر کے عزت و سرفرازی بخشی ہے اللہ کو یہی منظور تھا۔ ہم اس میدان میں قیامت تک رہیں گے۔

Scanned with CamScanner

पेज → 160 غزل :- فائز دہلوی

① جواب :- شاعر نے اپنے محبوب سے باتیں کی اور اسی سے مخاطب کیا ہے

② جواب :- شاعر کو گزرے ہوئے زمانے کی جاہلی کی باتیں یاد آ رہی ہے

③ جواب :- خوب رو - فرشتہ صفت - اور دل ربا - اپنے محبوب کے لیے

④ جواب :- شاعر اپنے محبوب کو ان خوبیوں سے نوازا ہے -

⑤ جواب :- ہما ایک پرندہ کا نام ہے - اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ
وہ پرندہ جس کے سر سے گزر جائے وہ بادشاہ بن جائے

⑥ جواب :- پہلی غزل میں اپنے محبوب کے گزرے لمحات کو پیش کی
دوسری غزل میں اپنے محبوب سے فراق کا شکوہ ہے

مختصر گفتگو :-

① جواب :- (i) دہلی (ii) 1738 (iii) میر مسعود حسین الکوی
(iv) اٹھارہویں (v) کبیری

تفصیلی گفتگو :-

① سوال :- فائز کی غزل گوئی کے بارے میں ایک مختصر سا مضمون لکھیے ؟

جواب :- فائز دہلی اردو غزل کے قدیم شاعر ہیں - جس زمانے میں ولی نے جنوبی ہند میں غزل کی شمع جلائی - اسی زمانے میں فائز نے شمالی ہند میں چراغ روشن کیا

P.T.O.

۱۷ فائز دہلوی

Date ________
Page ________

سوال (1) کا۔

جواب۔ فائز کی زیادہ تر غزلیں ولی دکنی کی طرح لکھی گئی ہیں
فائز کی غزلوں، نظموں میں ان کے علم و فضل کے اثرات
بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی غزلوں میں زیادہ
گہرائی یا فکر و فلسفہ نہیں ہے

(2) سوال۔ فائز کی غزلوں میں کس طرح کے جذبات کا بیان ہے اسے سمجھائیے؟

جواب۔ فائز اپنے زمانے کا انداز بیان موجود ہے۔ جب اردو زبان
ترقی کی منزل طے کر رہی تھی ان دونوں غزلوں میں فائز
کے جذبات کا سیدھا سادا انداز بیان ہوا ہے
جس جذبات کی گہرائی موجود نہیں ہے جو کچھ شاعر پر
گزرتی ہے بیان کر دیتے ہیں۔

(3) سوال۔ فائز کے حالات زندگی پر مختصر روشنی ڈالیے

جواب۔ فائز کا شمار اردو ادب کے قدیم شاعروں میں شمار ہوتا ہے
1979 ~~1676~~ شہر میں پیدا ہوئے۔ اصل نام صدر الدین محمد خان تھا
ان کے والد کا نام نواب زبردست خان تھا۔ جو شاہی منصب تھے
پہلے اودھ کے ناظم۔ پھر پنجاب اور اجمیر کے صوبے دار بنے۔
مگر اورنگزیب کی وفات کے بعد زیادہ جاگیریں ختم ہو گئیں۔
یہ ادب کے علاوہ فلسفہ، دینیات، طب، ریاضی اور
منطق وغیرہ پر انہوں نے تقریباً 20 کتابیں لکھی۔
1738 میں وفات پائی ہے ختم ہوا

Scanned with CamScanner

165 پیپر نمبر

14

غزل ۱

خواجہ میر درد

آپ بتائیں!-

(۱) جواب = ان غزلوں میں عشق کی باتیں۔ اور اپنے محبوب کو مخاطب کیا۔

(۲) جواب = انسان سے محبت کو عشق مجازی۔ اللہ سے عشق حقیقی۔

(۳) جواب = یہ بات شاعر نے خدا کے لئے کہی ہے۔ اور اس کے جلوے کے لیے۔

(۴) جواب۔ بندہ ہی خدا کے چہرے کا پردہ ہے۔

(۵) جواب۔ خدا کی ذات ایسی ہے۔ جس کی مثال ملنی ناممکن ہے۔

(۶) جواب = پہلی غزل میں تخلیق آدم کا مقصد

دوسری میں عشق حقیقی کی کیفیت بیان کی گئی ہے

(۷) جواب = درد کی غزلوں کا انداز بیان صوفیانہ ہوتے ہیں

مختصر گفتگو!

(۱) قفس بند (۲) دہلی (۳) پندرہ

(۴) فارسی (۵) ہمارا

الست تک

②

میر درد غزل

تفصیلی گفتگو

① سوال ۔ درد کی غزل گوئی کی اہم خصوصیات مختصراً لکھیے؟

جواب ۔ درد کی غزلیں زیادہ طویل نہیں ہوتی۔
عام طور سے پانچ یا سات اشعار پر مشتمل ہوتی ہیں
تصوف سے دلچسپی کی وجہ سے ان کے خیالات میں سنجیدگی
اور درد مندی شور و گداز میں کمی نہیں ہوتی
ان کا کلام میں سیدھا سادہ اور سلیس ہوتا تھا
جو ان کے دل پر گزرتی اپنے کلام میں لکھ دیتے تھے
ان کا شمار درد ایسے صوفی شاعروں میں ہوتا ہے
درد میں تصوف اور عشقِ حقیقی کو کلام میں
شاعری کرتے تھے۔

② سوال ۔ درد کے حالاتِ زندگی چند جملوں میں لکھیے؟

جواب ۔ یہی ان کی زندگی پر اپنی کتاب سے لکھیے۔

③ سوال ۔ درد کی کسی ایک غزل کے تین اشعار اپنی یاد سے لکھیے

جواب ۔ اپنی کتاب سے تین اشعار دیکھ کر لکھ لو۔

Date
Page

(4) درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے؟

جواب شعر کی تشریح ہے شاعر نے فرمایا۔ اے ذات حقیقی

دنیاوی زندگی میں اگر تیرے جلوے کا دیدار نہیں

کیا تو گویا کہ دنیا کو بھی نہیں دیکھا۔

یعنی ہے خدا کے جلوہ کو دیکھے بغیر دنیاوی زندگی

بےکار ہے۔ اور بغیر جلوہ خداوندی کے دنیا کو

دیکھنا اور نہ دیکھنا دونوں برابر ہے

Hashim Khan

IX

اشفاق

انگلش تک

پورا ہوا

Mob- 8651570373

Scanned with CamScanner